

اسلام کے دائرہ سے خارج ہو جائے گا۔ کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض اور آپ کے اخلاق پر حملہ کرنے والا ہوگا۔ بلکہ خود قرآن کریم پر حملہ کرنے والا ہوگا۔ جس کے متواتر نہ صرف اہل کفر بلکہ تمام ہنود و نصاریٰ کے خلاف تعلیمات کو پیش کیا ہے۔ اور اس کے نازل ہونے سے قبل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض یہی ہے۔ مگر ہم نے تو اپنے ان جلسوں میں کسی کے عقائد کے خلاف کوئی بات نہیں کہی۔ گو ہمارا حق ہے کہ چاہیں تو کہیں۔ مگر ہمارے ان جلسوں میں دو مسرور پراعتراض کا کوئی پہلو نہیں۔ دہلی میں ہمارے جلسہ کے اعلان کے بعد

کئی دن دہلی مختلف مقامات پر ایسے جلسے ہوئے کہ احمدیوں کا یہ جلسہ نہ ہونے دیا جائے۔ اور اشتہار بھی شائع کیے گئے۔ بلکہ حکومت کو بھی توجہ دلائی گئی۔ کہ چونکہ اس جلسہ میں ہمارے عقائد کے خلاف باتیں ہونگی۔ اس لئے اشتہار پبلیک ہوگا۔ حالانکہ دنیا کے تمام مذاہب کا ایک دوسرے کے اختلاف

ہوئے اور ہوں تو نیا فرقہ اور کسی جماعت تو قائم ہی اس وجہ سے ہونے ہے۔ کہ اسے دوسروں سے اختلاف ہوتا ہے۔ مسلمان اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ اسی لئے کہ انہیں ہندوؤں سے کشتوں۔ عیسائیوں۔ یہودیوں وغیرہ دیگر مذاہب کے لوگوں سے اختلاف ہے۔ اور اگر یہ اختلاف ناجائز ہے۔ تو تمام مذاہب کو مٹا دینا ہوگا۔ اور دنیا پر کبھی کوئی صداقت نہ پھیل سکے گی۔

بہر حال وہ لوگ پہلے سے ہی ہمارے جلسہ کے خلاف جوشن پیدا کر رہے تھے۔ اور اسے خراب کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ یہ ممالکوں کا عام طریق ہے۔ بلکہ ہندوستان میں قریباً سب قوموں کا یہی طریق ہے۔ حتیٰ کہ ان کے دالے بھی ایسا کرتے ہیں کہ جب کوئی جلسہ ان کے خلاف ہونے دہلا ہو۔ تو کثیر

تعداد میں آکر سلیج پر قبضہ کر لیتے ہیں۔ اور اپنے زور سے جلسہ کر نیوالوں کو نکال دیتے ہیں۔ اور پھر اس بات پر فخر کرتے ہیں، کہ ہم نے اپنے خلاف باقوں کو زبردستی رد کر دیا۔ اسی نیت اور ارادہ سے مخالفین جلسہ میں آئے۔ اللہ تعالیٰ بھی ایسے لوگوں کے لئے کچھ سامان بہم پہنچا دیتا ہے۔ عزیز مرزا ناصر احمد صاحب نے تلاوت قرآن کریم شروع کی۔ تو ایک لفظ میں زبردستی جگہ زبردستی ان کے منہ سے نکل گئی۔ انہوں نے قرآن الفصحی کی بجائے قرآن الفصحی کہہ دیا۔ اس میں یہ الفاظ ان کے منہ سے نکلنے لگے کہ یہ لوگ جو منتظر ہی تھے۔ کہ شور وغیرہ کرنے کا کوئی موقع مل سکے۔ فوراً کھڑے ہو گئے اور شور مچانے لگے۔ کہ قرآن کریم غلط پڑھا جا رہا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کے منہ سے زبردستی نکلنے لگی۔ مگر اس پر اتنا شور مچانے کی کوئی وجہ نہ تھی۔ آٹا کا کافی تھا کہ ان میں سے کوئی صاحب کھڑے ہوتے۔ اور کہہ دیتے۔ کہ قاری صاحب قرآن کے لفظ پر زبردستی بلکہ زبردستی تو ہم لوگ ان کے ممنون ہوتے۔ کیونکہ قرآن کریم کے پڑھنے میں اگر کوئی غلطی کرے۔ تو اس کی اصلاح کر دینا ایک نیکی ہے۔ تمام عالم اسلامی میں یہ طریق ہے کہ رمضان میں تراویح پڑھانے کے لئے جہاں جہاں مقرر کئے جاتے ہیں۔ دہلی میں سابع بھی مقرر کئے جاتے ہیں۔ تاکہ حافظ کوئی غلطی نہ کر جائے تو اس کی اصلاح کی جاسکے۔ اگر قرآن کریم پڑھنے میں یہ معمولی غلطی گویا قرآن کریم میں تحریف تھی۔ تو کیا جب تراویح پڑھانے والے حفاظ کے ساتھ سابع مقرر کئے جاتے ہیں۔ تو اس کا یہ مطالب ہوتا ہے کہ حافظ صاحبان سے یہ امید کی جانی ہے۔ کہ وہ قرآن کریم میں تحریف کریں گے۔ یا اپنی طرف سے باتیں قرآن کریم میں داخل کرتے جائیں گے۔ اور اس بات کی نگرانی کے لئے سابع مقرر کئے جاتے ہیں۔

سابع مقرر کر نیکی کے معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ حافظ غلطی کر سکتا ہے۔ مگر کیا اس غلطی کی بنا پر رشور اور نسا د کرنا جائز ہے۔ ساری دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا قاری اور حافظ ہو۔ جو ان

تیس دنوں کی تلاوت کے دوران میں کوئی ایک بھی غلطی نہ کرے لیکن اگر یہ طریق اختیار کیا جائے۔ کہ لوگ تراویح کے لئے جاتے وقت جھولیں ہیں پتھر بھر کے لے جائیں۔ اور جہاں کسی حافظ سے کوئی غلطی ہو۔ بجائے اسے توجہ دلانے کے اس پر سنگاری شروع کر دیں۔ تو اگلے سال دنیا میں کہیں بھی نماز تراویح نہ پڑھی جاسکے۔ غلطی کا ہو جانا ممکن ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بار قاری مقرر کئے ہوئے تھے۔ جو ایسی غلطیوں کی اصلاح کرتے رہتے تھے۔ مدینوں میں آتا ہے کہ ایک دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قرآن مجید کی تلاوت فرما رہے تھے کہ حضرت علیؑ نے لعنہ دیا۔ نماز کے بعد آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ یہ تمہارا کام نہ تھا۔

غلطی کی طرف توجہ دلانے کیلئے میں نے آدمی مقرر کئے ہوئے ہیں۔ دہلی کے مسلمانوں نے جو اصول پیش کیا۔ اس کے رد سے تو چاہیے تھا۔ کہ جب قرآن کریم کی تلاوت میں کوئی غلطی ہوتی ہے تو سابع مقرر دیتے۔ اور شور مچانے لگتے جاتے۔ تو

غلطی کا امکان انسان کے ساتھ لگا ہوا ہے۔ اور جب کوئی غلطی ہو جائے۔ تو صحیح طریق یہی ہے کہ اس کی اصلاح کر دی جائے۔ ارادہ اور نیت کے ساتھ تلاوت کے وقت کوئی شخص غلطی نہیں کرتا۔ پھر دنیا میں جو

قرآن کریم چھیٹے ہیں ان میں بھی زبردستی غلطیاں رہ جاتی ہیں۔ دہلی میں کئی ایسے لوگ ہیں جو قرآن کریم چھاپتے ہیں۔ کیا دہلی کے یہ لوگ جنہوں نے ہمارے جلسہ میں شور کیا۔ بتا سکتے ہیں کہ وہ ان میں سے کتنوں کے گھروں پر

سنگاری کرنے گئے۔ اور کتنے مطایع کو توڑا پھوڑا۔ اس بنا پر کہ ان میں چھپے ہوئے قرآن کریم میں غلطی رہ گئی تھی۔ دہلی کے ایک مطیع والوں نے قرآن کریم شائع کیا۔ اور انہیں اس کی صحت پر اس قدر اعتماد تھا کہ اعلان کیا۔ کہ اس میں غلطی نہ تھی۔ دہلی کے لوگوں نے اس غلطی انعام دیا جائے گا۔ میر محمد حسین صاحب مرحوم بڑے صحیح تھے۔ انہوں نے ایک درجن سے زیادہ غلطیاں نکال کر بھیجیں۔ مگر بجائے اس کے کہ انہیں توجہ دیتے۔ یہ کہہ کر ٹال دیا۔ کہ انعام کیلئے ایک وقت مقرر تھا۔ اب نہیں دیا جاسکتا۔ مگر ہم نے یہ نہیں سنا کہ دہلی کے ان لوگوں نے اس مطیع والے کے گھر پر جا کر سنگاری کی ہو۔ اور اس کے مطیع وغیرہ کو توڑ پھوڑ دیا ہو۔ اور اس کے متعلق کہا ہو کہ اس نے قرآن کریم میں تحریف کی ہے۔ پھر جو غلطی ہوئی۔ وہ ایسی نہ تھی۔ جو

صرف دعو کے اصول سے بالکل ناجائز ہوتی۔ عربی میں جو اس کے حافظ سے بھی اعراب آجاتے ہیں۔ اور قرآن کریم میں اس کی بعض مثالیں موجود ہیں۔ بس اگر کسی قاری کے منہ سے ایسی غلطی نکل جائے۔ تو یہ کوئی ایسی غلطی نہیں۔ جو علمی لحاظ سے زیادہ قابل اعتراض ہو۔ مگر جو یہ عزیز ناصر احمد صاحب کے منہ سے یہ لفظ نکلا۔ یہ لوگ شور مچانے لگ گئے اور کسی طرح چُپ ہونے میں نہ آتے تھے۔ آخر چند نوجوان مجبور ہو گئے۔ کہ ان کو جلسہ گاہ سے باہر نکال دیں۔ مگر ان کی بات سننے کی بجائے۔ ان شور مچانیوں نے انہیں حملہ کر دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لڑائی شروع ہو گئی۔ دوسری چیز یہ پیدا ہوئی۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ دہلی والوں کا امتحان لینا چاہتا تھا۔

لاؤڈ سپیکر خراب ہو گیا جب ہمارے بعض نوجوان ان لوگوں کو باہر نکالنے لگے۔ اور ان شور و ہنودوں

بچا بچا ایک لاری جس میں عورتیں تھیں۔ انہوں نے اس کے آگے لٹھیاں وغیرہ رکھ کر روک لی مگر میں چوچھو جانا تھا۔ کہ یہ لوگ ایسے اخلاق کے مالک ہیں۔ اس لئے میں ہر لاری کے ساتھ محافظ بھولنے کا حکم دیا تھا۔ جب لاری رک گئی۔ تو انہوں نے بے خشا پتھر برسائے۔ شروع کر دی۔ ان حملوں میں بھی ہمارے بعض نوجوان زخمی ہوئے۔ اور بعض تو جب واپس آئے۔ تو

سرے پاؤں تک خون میں نہانے ہوئے

تھے۔ مگر اس موقع پر بھی اللہ تعالیٰ نے دشمن کو یہ بتا دیا۔ کہ گواہی صبر کرتے ہیں۔ مگر جب ان پر غرہ خواہ حملہ کیا جائے۔ خصوصاً صاحب عورتوں کی حفاظت کا سوال ہو۔ تو وہ ڈرتے نہیں۔ اسی سلسلہ میں ایک ہندو رئیس نے ڈاکٹر لطیف صاحب کو سنایا۔ کہ میں روٹک پر جا رہا تھا کہ سامنے سے ایک لاری آتی دیکھی۔ جس میں عورتیں تھیں۔ کئی سو آدمیوں کا ایک ہجوم آگے بڑھا اور لاری کو روک لیا۔ لاری کے ساتھ چند ایک نوجوان تھے۔ جب ہجوم نے لاری کو روکا۔ تو میں نے خیال کیا۔ کہ یہ ان جوانوں کی خیر نہیں۔ ہجوم نے پتھر برسائے۔ شروع کئے۔ مگر یہ دیکھتے دیکھتے پانچ سات نوجوان سلمنے آئے اور انہوں نے

سینکڑوں لوگوں کا مقابلہ

کیا۔ میرا یہ دیکھ کر حیران تھا۔ اور سمجھتا تھا۔ کہ یہ نوجوان مارے جائیں گے۔ مگر اچانک وہ تین منٹ بھی نہ گزرے تھے کہ میں نے دیکھا۔ ۵۰۰ ہجوم

بھیڑوں بھڑوں کی طرح

بے خشا بچا گاڑا تھا۔ اور لاری اور اس کے محافظ سا کھٹ آرام سے اپنی منزل پر متوجہ کی طرف جا رہے تھے۔ بات یہ ہے۔ کہ ہر امن کی وجہ سے خاموش رہتے ہیں۔ اور گو ان کا کام اپنے ہاتھ میں لینا نہیں چاہتے۔ ورنہ یہی بات تو یہ ہے۔ کہ ہمارے جماعتیں بھلا بھلا کر رہتی ہیں۔ وہاں مزاحیہ جانتی رہتے ہیں۔

مرنے کے لئے تیار

ہو۔ اسے کوئی نہیں مار سکتا میں خدا تعالیٰ کے فضل پر بھروسہ رکھتے ہوئے کہہ سکتا ہوں۔ کہ یہ سات آٹھ ہزار آدمی نہیں۔ اگر

دہلی کے تمام لوگ

بھی ہم جھلم کرتے۔ تو بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ان کو بھگا دیتے۔ مگر ہم نے پولیس کے کام میں دخل دینا پسند نہ کیا۔ جب عورتوں کی لاریوں پر انہوں نے حملہ کیا۔ تو وہاں احمدیوں نے مقابلہ کیا۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے

چند آدمی سینکڑوں کو بھگا کر لے گئے

غیر مسلم اور غیر احمدی خواتین کو خطہ کا بہت احساس تھا۔ بعض تو گھبر سٹ میں کانپنے لگیں۔ مگر اس وقت

احمدی عورتوں نے

بھی بہت بہادری دکھائی۔ اور ان کے ارد گرد نظار یا نڈھ کر کھڑی ہو گئیں۔ اور کہا۔ کہ آپ گھبرائیں نہیں۔ اگر کوئی اندر آیا بھی۔ تو ہم مقابلہ کر لیں گی۔

حکومت ہند کے ایک کپڑی صاحب کی اہلیہ صاحبہ

بھی جلسہ میں تھیں۔ ان کو جب موٹر میں بٹھایا گیا۔ تو ان کے ایک طرف میری لڑکی بیٹھ گئی۔ اور دوسری طرف ایک اور غیر احمدی خاتون جو بہادر دل کی تھیں۔ تا اگر باہر سے پتھر وغیرہ آئیں تو ان کو نہ لگیں۔ اور اس طرح موٹر میں بٹھا کر ان کو گھر پہنچایا گیا۔ تو انہوں نے فضل سے اس موقع پر عورتوں نے بھی ثابت کر دیا۔ کہ اگر موقع آئے۔ تو وہ

جان دینے سے دریغ نہیں

کرتیں۔ بہر حال رات تک بیٹھو و تشر ہوتا رہا۔ آخر جب عورتیں چلی گئیں۔ تب میں نے افسردہ سے کھلا بھیجا۔ کہ اب ہم نے جانا ہے۔ کیا آپ لوگ ہمارے لئے رستہ بنا دیں گے۔ یا ہم خود بنا لیں؟ انہوں نے کہا۔ کہ ہم خود آپ لوگوں کو سفاکتی پہنچائیں گے۔ چنانچہ پولیس گارڈ ہمارے آدمیوں کے آگے بیٹھے ہو کر انہیں محفوظ جگہ پر پہنچا آئی۔

مخالف خوش ہیں۔ کہ انہوں نے شورش کی۔ پتھر برسائے۔ اور گالیاں دیں۔ مگر ہم خوش ہیں۔ کہ ہماری ایک اور محنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ

پیدا ہو گئی۔ وہ اپنے تئیں نگاہ پر خوش ہے۔ اور ہم اپنے نقطہ نگاہ سے خوش ہیں۔ دشمن اس بات پر خوش ہے۔ کہ اس نے سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو کر عورتوں کی موٹروں اور لاریوں پر حملے کئے۔ مگر ہم خوش ہیں۔ کہ ہمارے چند نوجوانوں نے

اپنی جانیں بھجھ بیوں پر رکھ کر

صرف رتی عورتوں بلکہ غیر احمدی اور غیر مسلم عورتوں کی بھی حفاظت کی۔ وہ خوش ہیں۔ کہ انہوں نے بہت شور مچایا۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ اس قسم کے ماحول کے باوجود جبکہ ہمارے چاروں طرف دشمن ہی دشمن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں خوش دی۔ کہ ہم اپنی آواز کو آخر تک سنا سکے۔ لیکن خوش ہے کہ

اللہ تعالیٰ کی خاطر ایسی گالیاں سنائی پڑیں۔ وہ خوش ہیں۔ اس لئے کہ اپنے ہنسلق کے مطابق انہیں کامیابی ہوئی۔ اور ہم خوش ہیں۔ کہ اپنے اخلاق کا مظاہرہ کرنے میں ہم کامیاب ہوئے۔

خدا تعالیٰ کی آواز کو پہنچانے میں کامیاب

وہ اس پر خوش ہیں۔ کہ انہوں نے خدا تعالیٰ کی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ مگر ہم اس پر خوش ہیں۔ کہ باوجود اس قدر مخالف حالات کے ہم خدا تعالیٰ کی آواز کو پہنچانے میں کامیاب ہوئے۔ وہ اس پر خوش ہیں۔ کہ وہ یہ مال و دولت لے کر گھروں کو لوٹے۔ کہ انہوں نے گندری گالیاں دیں۔ پتھر مارے۔ اور عورتوں پر حملے کئے۔ مگر ہم خوش ہیں کہ خدا تعالیٰ کا پیغام ہم پہنچا سکے۔ اور اپنی عزت اور اہان قربان کر کے اللہ تعالیٰ کی مشیت کو پورا کرنے میں کامیاب ہوئے۔ اور اس طرح وہ غلامت کی پوٹھیاں لے کر اپنے گھروں کو گئے۔

اور ہم

خدا تعالیٰ کا نور اور اس کے ارضاء

کو لے کر گھروں کو لوٹے۔ اور اب دنیا خود فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ جیت ہماری ہوئی یا ہمارے دشمنوں کی۔ اگر یہ صحیح ہے۔ کہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے

ان کی امت کے اعمال پیش ہوتے رہتے ہیں۔ تو کوئی ایک مسلمان بھی ہے۔ جو اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کہہ سکے۔

کہ وہ گندری اور فحش گالیاں جوان لوگوں

نے دھسلی میں ہمیں دی ہیں۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے پیش کی جائیں گی۔ تو آپ کا دل خوش ہوگا۔ یا اس بات پر کہڑے گی

کہ آپ کی امت کھلانے والوں کے

اخلاق ایسے گر چکے ہیں۔ بلکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات تو بہت اعلیٰ اور ارفع ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔

اگر یہی گالیاں جو انہوں نے ہم کو

دی ہیں۔ ان لوگوں کی ماؤں کے سامنے ڈیرا ٹی جائیں۔ تو کیا ان کے دلوں کو خوشی ہوگی؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں۔ تو کیا تم لوگ سمجھتے ہو۔ کہ

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح

ان کی گالیوں کو سن کر خوش ہوتی ہوگی؟ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کھلانا اور بات ہے۔ مگر ایسے کام کرنا جن سے

آپ کی روح خوش ہو۔ اور بات

ہے۔ میں سمجھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔ کہ یہ گالیاں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کانوں میں نہ پڑنے پائیں۔

تا آپ کے دل سے

ان لوگوں کیلئے لعنت

نہ نکالے۔ اور آپ کو طال نہ ہو۔ کہ میری امت اس قدر گر گئی۔ اور گمراہی میں مبتلا ہے۔

م اس واقعہ پر اس لئے بھی خوش ہیں کہ ابھی اس شورش اور اس مخالفت کا کوئی وجود بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے راحت اور ایمان میں ترقی کا سامان مہیا فرمایا تھا۔ حضرت سید محمد امجد علیہ السلام فرماتے ہیں کہ روایا میں دیکھا کہ دہلی گئے ہیں اور خیریت واپس آئے ہیں۔ پھر انکا یہ الفاظ زبان پر جاری ہوئے۔

الحمد لله الذی اوصانا صحیحاً
(تذکرہ ص ۲۷۵) یعنی اللہ تعالیٰ کا ہے کہ جو فساد اور دشمن کے حملے سے صحیح و سالم بچا کر واپس لے آیا۔ اس الہام کے بعد حضرت سید محمد امجد علیہ السلام دہلی تشریف لے ہی نہیں گئے۔ ۳۰ خری سفر جو آپ نے دہلی کی طرف کیا وہ ۱۹۰۵ء کا ہے تو ایک پیشگوئی تھی جس کا مطلب یہ تھا کہ

آپ کا مثل دہلی جائے گا۔
لوگ اس پر تہوار کریں گے یہ جو سنگاری کی گئی یہ دراصل محمد پر تھی۔ جسے خدا تعالیٰ نے حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کی مدد پر بھیجا ہے مگر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ آپ کو یعنی آپ کے منظر کو صحیح و سالم واپس قادیان لے آئے گا۔ پس جو کچھ ہوا اس میں اس لحاظ سے بھی

ہماری فتح اور کامیابی
ہے۔ سلسلہ کی صداقت کا ایک ثبوت ہے۔ اور حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کے مامورین اللہ اور اللہ تعالیٰ کا پیارا ہونے کا ایک ثبوت ہے۔ ہر پتھر جو وہ لوگ ہم پر رہے تھے۔ وہ الحمد للہ الذی اوصلنا صحیحاً کی صداقت کی گواہی دے رہا تھا۔ اور پتھر تھکا اس امر کا کہ حضرت سید محمد امجد علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ سے ہم کلام ہوتا تھا۔ یہ جو کہا گیا کہ مجھے صحیح و سالم واپس پہنچا دیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض دوسروں کو قتل پہنچے گا۔ مگر ان لوگوں کی اصل غرض تو مجھے نقصان پہنچانا تھی۔ لیکن تمہارا سیالکوٹ کے پتھر اڑیں تین پتھر مجھے بھی آگئے تھے۔ وہاں دہلی میں اللہ تعالیٰ

کے فضل سے مجھے ایک بھی نہیں لگا۔ غرض یہ ایک پیشگوئی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کو ایک مثل دہلی چلے گا۔ اور دشمن اسکو مرنے پہنچانے کی پوری کوشش کریں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے عافیت قادیان پہنچا دے گا۔ اور یہ پیشگوئی قریباً ۳۷ سال کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے پوری ہوئی۔ ہر انصاف پسند کو سوچنا چاہئے کہ کیا ۳۷ سال قبل ایسی بات بیان کر دینا جو آج وقت پر صحیح ثابت ہو کسی انسان کی طاقت میں ہے۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی قابلِ فخر بات ہے جو بیجا ہی کلمتوں سے وہ جتا کر اس پیشگوئی کے مطابق کون ہے جو دہلی گیا۔ مخالفین نے اسے حزر پھیلانے کی پوری کوشش کی مگر اللہ تعالیٰ اسے صحیح و سالم واپس قادیان لے آیا۔ یہ لوگ تو اب قادیان آتے ہی نہیں۔ بلکہ بہشتی مقبرہ کے لئے جو وصیتیں کر رکھی تھیں وہ بھی منسوخ کر لیں۔ ان میں سے اگر کوئی قادیان آئے تو اس کی نگرانی کرتے ہیں۔ مگر حضرت سید محمد امجد علیہ السلام فرماتے ہیں۔ دیکھا کہ دہلی گئے اور خیریت سے واپس آئے ہیں۔ اور یہ روایا جتا رہے کہ قادیان میں ہی ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کے مثل ہوں گے۔ اور جن کا دہلی جانا اور یہ سلامت واپس پہنچنا خود حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کا جانا اور صحیح و سالم واپس پہنچنا ہوگا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ المؤمن یرئی اور یرئی لہ۔ جس روز میں نے دہلی جانا تھا اسی روز میں آئے ایک روز قبل خلیفہ صلاح الدین صاحب کا ظالمیہ دہلی سے ملارہا میں نے فوراً دیکھا ہے کہ قادیان سے خیر آئی ہے۔ کہ خلیفہ اسیر

نگینہ سے خیریت واپس
قادیان پہنچ گئے ہیں۔ نگینہ انگوٹھی کے مرکز میں ہوتا ہے۔ اور دہلی ہندوستان کا مرکزی شہر ہے۔ دہلی کو ہندوستان میں ہماری حیثیت حاصل ہے جو نگینہ کو انگوٹھی میں گویا اس خواب میں بتا دیا کہ حضرت سید محمد امجد علیہ السلام نے جو روایا ۱۳ خیریت ۱۹۰۵ء کو دیکھا تھا۔ وہ اسی سفر کے متعلق تھا

دہلی بات جو حضرت سید محمد امجد علیہ السلام کو ۳۷ سال قبل دکھائی گئی تھی۔ جلد سے جلد روز قبل آپ کے ایک مرید کو دکھائی گئی یہ گویا نشانہ تھا۔ اس امر کی طرف کہ اس پیشگوئی کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے تو ہمارے لئے ہر حال میں خوشی ہی خوشی ہے

ہر ملک میں قوم را حق را وہ اند زیر آں گنج کرم منہادہ اند اسی طرح اس فساد کے ذریعے سے

۴ میرا ایک الہام بھی پورا ہوا
جو دہلی کے چلے سے چند دن پہلے ہوا تھا۔ جو یہ ہے **بید اللہ فنون** البتہ بکھم خدا کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے۔ اس الہام میں خبری تھی تھی کہ حلیہ کے فساد کے موقع پر

چنانچہ احمدی سینکڑوں پر بھاری
ثابت ہوں گے۔ اور ہر جگہ ان کو جمع فرمایا ہوگا کیونکہ جہاں ان کو لڑنا چاہئے گا۔ وہاں خدا تعالیٰ کا ہاتھ ان کی مدد کے لئے ان کے ساتھ لڑے گا چنانچہ حلیہ پر جن لوگوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ کس طرح مزدورت کے موقع پر جب احمدی آگے بڑھتے تھے تو

۳ کھو دس کے مقابل پینکڑوں دہلی والے
جن میں شیخان طالب علم بھی شامل تھے سر پر پاؤں رکھ کر بھاگے جاتے تھے۔ یہ اسی وجہ سے تھا کہ فوجیوں کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ تھا۔ قاضی اللہ علی ڈالاک ہم پر تو ان پتھروں کا پڑنا بھی خدا تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت ہے۔ سلسلہ کی صداقت اور ایمان کی زیادتی کا موجب ہے۔

گلاس میں ہماری جماعت کے لئے ایک پتھر
ہے۔ یہ فرمایاں جو مسلمان میں آج نظر آتی ہیں ان کے انزال اور علان کی ہی صورت ہے۔ کہ احمدیت کو زیادہ سے زیادہ پھیلا جائے اس کے سوا اس گندمی حالت کو بدلنے کی کوئی صورت نہیں۔ ہر ایسی حرکت ہمارے لئے ایک حجت ہے کہ ہم نے اپنے فرض کی ادائیگی میں کوتاہی اور غفلت سے کام لیا ہے۔ اگر ہم دہلی والوں تک اسلام کی تعلیم اور احمدیت کی روشنی کو پھیلا دیتے۔ تو پھر آج

وہاں کے لوگ پتھر نہ مارتے۔ بلکہ درود پڑھتے والے ہوتے۔ اس سلسلہ میں توں کو چاہیے کہ پہلے سے ہی زیادہ شدت کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ میں لگ جائیں۔ میں لاہور کی جماعت کو تبلیغ کی طرف توجہ دلا کر آیا تھا۔ اور وہاں مقور سے ہی عرصہ میں کئی لوگوں نے سعادت کی ہے حالانکہ ابھی پورے طور پر اور باقاعدہ کام شروع نہیں کیا گیا۔ اگر کام دوست پوری کوشش سے کام کریں تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے سال دو سال میں تک تشریح عظیم مہیا ہو سکتا ہے اور حالات سدھر سکتے ہیں۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ قریب ترین عرصہ میں احمدیت کو پھیلانے میں اپنی ساری توجہات کو لگا دیں۔ اگر وہ ایسا کریں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ان کے کام میں سہولت پیدا کرے گا۔ یہ کام خدا تعالیٰ کا ہے اور جب ہم اسے کرنے لگیں گے۔ تو خدا تعالیٰ کی حکمت خود بخود جو پیش میں آئے گی۔ سب میرے بندے میرا کام کر رہے ہیں۔ سب فرشتے آسمان سے آتے ہیں گے۔ اور اس کام کو ہاتھ میں لے لینگے۔ اور مقور ہی ہی کو شکرے

مشائخ اراستہ
میں ہوں گے۔ میں نے دوستوں کو بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے مگر ابھی انہیں پوری طرح اس کا احساس نہیں ہوا۔ اور جماعت نے مجموعی حیثیت سے کوئی کوشش نہیں کی۔ آج میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ کیونکہ دہلی سے واپسی پر راستہ میں محمد بن عبدالعزیز کا جلد ہوا۔ اور اس حال میں رہنے اس لئے مشکل سے بول رہا ہوں۔ اور پھر اس مصائب میں اتنی دفعہ بول چکا ہوں اتنی دفعہ توجہ دلا چکا ہوں کہ زیادہ بولنے کی ضرورت نہیں۔ اور قرآن کریم میں یہ مضمون بڑی وضاحت سے بیان ہو چکا ہے۔ پس اپنی کوششوں کو تیز کریں خدا تعالیٰ اچھا ہے کہ اس کے بندے اس کی طرف واپس آئیں۔ آپ لوگوں نے اترا کر آیا ہے کہ

دین کو دنیا پر مستند
کرینگے۔ اس لئے مسند تیاں ترک کر دیں اور ادرات دن اس کام میں لگ جائیں۔ اپنی جان اور اپنے اموال اس کام میں لگا دیں تا خدا تعالیٰ ان کو نوز جلد سے جلد دیکھیں

۱۶

تحریک جدید کے تبلیغی مرکزی فنڈ کی قسط اور اہرمئی

تحریک جدید کے مالی جہاد میں جو شخص شمولیت کی سعادت رکھتا ہے اسے معلوم ہو گا کہ تحریک جدید کے روپے سے ایک ایسا فنڈ قائم کیا جا رہا ہے جس کی قیامت تک اسلام اور حدیث کی تبلیغ ہوتی رہے۔ اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور حدیث میں داخل ہونے والوں کا نواب اس تحریک میں شامل ہونے والے مسلمانوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی تبلیغی فنڈ پر خرچ ہو گا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہو گا۔ یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ قیامت تک نواب و عطا فرمائے گا۔

اس مرکزی تبلیغی فنڈ کی قسط ۱۳۱ روپیہ

کے بعد ادا کی جاتی ہے۔ اور مئی کا مہینہ شروع ہو گیا۔ اس لئے ہر وہ صاحب جس نے اس سال کے لاٹریوں کی فہرستوں میں آنے کی کوشش کی۔ مگر یا جو کوشش کے رہ گیا۔ اسے چاہیے کہ دوسری فہرست میں آنے کے لئے ابھی سے ماحول پیدا کرے اور قبل اس کے ۱۳۱ روپیہ کا دن آئے اس کا سال دہم کا حیدرہ سونہیدی مرکز میں داخل ہو چکا ہو۔ پس وہ احباب جو اب تک سال دہم پورا نہیں کر سکے۔ وہ اس دوسری فہرست میں آنے کی پوری جدوجہد کریں تا جہاں ان کا ادا کیا پر اجنبیہ مرکزی تبلیغی فنڈ کے قیام میں مدد ہو۔ وہاں ان کے لئے بھی دوبارہ نوایاں موزج ہوں۔ (مفتا نیشنل بکٹری)

خادم الاحمدیہ کی اہمیت

”میری غرض اس مجلس کے قیام سے یہ ہے کہ جو تعلیم ہمارے دلوں میں دفن ہے اسے ہوا نہ لگ جائے۔ بلکہ وہ اس طرح نکلے۔ کہ نیک دلوں میں دفن ہوئی چلی جائے۔ آج وہ ہمارے دلوں میں دفن ہے توکل وہ ہماری اولاد کے دلوں میں دفن ہو اور یوں ان کی اولاد کے دلوں میں یہاں تک یہ تعلیم ہم سے وابستہ ہو جائے۔ ہمارے دلوں کے ساتھ چٹ جائے۔ اور ایسی صورت اختیار کرے جو دنیا کے لئے مفید اور نیک ہو۔“

مجلس خادم الاحمدیہ کے قیام کا مقصد اور مقصد ہے اس ارشاد سے واضح ہے۔ ۲۰۲۰ء تک ان علوم کو ادا حدیث کی اس تعلیم کو مکمل طور پر نہ صرف حاصل کرنا ہے۔ بلکہ اس کو ہمیشہ کے لئے محفوظ رکھنا ہے۔ اور پھر اس کو آئندہ آنے والی نسل کے سپرد کرنا ہے۔ جس سے چنانچہ ہم پر ذمہ داری ہے۔ جس سے صحیح طور پر فہمہ برآ ہونے کے لئے ایک

مجلس جلد ہند کی ضرورت ہے۔ مگر کسی ذمہ داری کو ادا نہیں کیا جا سکتا جب تک اس کی اہمیت معلوم اور محسوس نہ ہو۔ قائدین اور زعماء کو چاہیے کہ وہ خدام کو ان کی ذمہ داریوں کو احساس دلاتے رہیں۔ اور ان کے ادا کرنے کے لئے مجلس کے لائحہ عمل کے مطابق اجتماعی پروگرام میں باقاعدہ شامل ہونے اور انفرادی خدمات کے ادا کرنے کی تلقین فرمائے رہیں۔ یا ریکارڈ تالیفیں اور تالیفیں لکرائیں۔ یا اس میں آہستہ آہستہ ضرور بلند فطرت پیدا کرتی ہے۔ خاکسار ملک عطا الرحمن معتمد مجلس نظام الاحمدیہ

پتہ مطلوب ہے

عبدالعظیم صاحب ولد محمد ابراہیم صاحب جنگالی ساکن بہت پور ضلع راجشاہی جنگال کا موجودہ ایڈریس دکھارے۔ اگر کسی دوست کو علم ہو تو وہ دفتر یاد کران سے موجودہ ایڈریس کے اطلاع دیں

سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سنت تاکید فرمان

مدنی کے نبوی قریشی تم پر فرض ہے کہ اس کی محبت میں داخل ہو جاؤ خواہ

بے گناہوں کے بل چلنا ہے۔ (مسلم)

یہ فرمان ہی سخت تاکید ہے۔ احمدی جماعت کا فرض ہے کہ وہ عقلمندی پڑی ہوئی دنیا کو اپنے لئے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم نبیائے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ آپ اپنے ہمارے کے غیر احمدی وغیر مسلم اصحاب کے ہر پتے کے ساتھ چار آیت کے منگٹ روانہ کریں۔ اور خاکریہ خدمت بجا لائے کہ حاضر ہے۔

عبداللہ دین سکندر آباد (دکن)

باغات قادیان کے شراہم کی نیلامی

انشاء اللہ قادیان کے مندرجہ ذیل چار عدد باغات کے شراہم کی نیلامی بروز اتوار مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۴۷ء بوقت ساڑھے تین بجے بعد دوپہر گٹ ماؤس محلہ دارالانوار قادیان میں ہوگی۔ فروخت شراہم حسب مرضی مالکان یا تو بدریغہ نیلامی ہوگی یا بدریغہ شراہم۔ شرائط اور ضمی وغیرہ کا فیصلہ موقع پر متا دیا جائے گا۔ خواہشمند اصحاب تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں۔ اور بہتر ہو گا کہ کچھ وقت پہلے آکر پھل کی حالت اچھی طرح دیکھ لیں اور شرائط معلوم کر لیں۔ جملہ حقیت اسی وقت سب کی سب نقد وصول کر لی جائے گی۔ باغات قابل فروخت یہ ہیں (۱) احمدیہ ٹروٹ فارم (۲) باغ کوٹھی بیت الحد (۳) بڑا باغ تختی (۴) چھوٹا باغ تختی

خاکسار

محمد صادق خٹار عام حضرت صاحب پرادران قادیان

سرور انبیا صلی اللہ علیہ وسلم کا نہایت ہی سنت تاکید فرمان

معرض تو امین کیا فرماتی ہیں؟ ہر انیس موم نواب صاحبان درنگرول کی صاحبزادی جناب حیدرہ صدیقہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ آپ کوئی شہت کا بیاب رہا۔ لہذا تو لولہ والی ایک درجی اور شہانہ بندر دی۔ بی روانہ فرما کر مشکور کیجیے۔“

(۲) جناب گیم شاد پانی صاحب پریسل گورنمنٹ کالج بریلی تحریر فرماتی ہیں کہ ”کچھ عرصہ پہلے آپ کا بھیجا ہوا سر استعمال کیا تھا۔ اور اس مجھے بہت فائدہ ہوا تھا۔ لہذا براہ مہربانی دو لولہ سنی میرہ اور تدریغ دی۔ پلیمینٹ جڈر سال کے لئے بھیجیں۔“

دنیا مان کی ہے کہ صنعت بھر کرے۔ جن۔ جولاء۔ جلالہ۔ خارشش چشم۔ پانی بنا۔ دھند۔ فہار۔ پربال۔ ناگوانہ۔ کو مانجی

روزنامہ (شکوہی) ابتدائی تو تباہ ہند۔ غیرہ فریڈیک ہمارا یہ موتی مرید جمہ امرات چشم کے لئے اکیر ہے۔ بولگ نہیں اور جو ان میں اس کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے یا بیانی نظر کو پورائے ہی بہتر کرتے ہیں۔ قیمت تو لولہ دو روپے آٹھ آنے کے مساوی ہے۔ جسے کا پتہ۔ بیچر نور امین ٹرسٹ۔ نور ایڈیٹنگ قادیان ضلع گورداس پور راجشاہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

دہلی حکم نامی۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ حکومت ہند کے فنانس ممبر سر جی ریز میں عنقریب پیش ڈیوٹی پر انگلستان جا رہے ہیں۔ سر طرٹی۔ ای۔ جیو سیکرٹری فنانس ڈیپارٹمنٹ ان کی جگہ ایگزیکٹو کونسل کے عارضی ممبر ہوں گے۔

لندن حکم نامی۔ اتحادی طیاروں نے دشمن کے ٹھکانوں پر تین زور کے حملے کئے۔ ایک حملہ پیرس کے قریب گولہ بارود کے ایک ذخیرہ پر کیا گیا۔ بحیرہ روم کے ہوائی بیڑہ نے جنیوا اور لیگ ٹارن پر گزشتہ کئی راتوں کی طرح حملے جاری رکھے۔ بحیرہ ایڈریاٹک کے شمال مشرقی کنارے پر بھی حملے کئے۔ خشکی پر صرف گشتی سرگرمیاں جاری رہیں۔ انزوی کے محاذ پر فریقین کی توہین مسرت رہیں۔

لندن حکم نامی۔ آج سے یہاں نو آبادیات کے وزراء کی کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا ہے۔ کارروائی خفیہ رہیگی۔ مگر گاہے گاہے اس کے بارے میں بیانات شائع ہوتے رہیں گے۔ مسٹر چرچل اس کے صدر ہوں گے۔ ہندوستان کی طرف سے اس میں جہاں جہ کشمیر اور سر فیروز خان نون شامل ہیں۔

لندن حکم نامی۔ سویڈن نے یوم می کی تقریب پر جو پیغام دیا۔ اس میں کہا ہے۔ کہ شان گراڈ سے دشمن کو بھگانے کے بعد ہم برابر کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں۔ برطانیہ اور امریکہ نے ہمیں نہایت بیش قیمت اور مفید اسلحہ و سامان جنگ بہم پہنچا کر نیشنلٹی میں حملہ کے علاوہ جرمنی پر نہایت مؤثر ہوائی حملوں کا سلسلہ جاری کر کے گرا فدرامداد بہم پہنچایا ہے۔ ہماری کامیابیوں نے ہٹلر کے اتحادیوں میں پریشانی پیدا کر دی ہے ان ملکوں کے لئے سلامتی کی اب ایک سیڑھی ہے۔ اور یہ ہے کہ ہٹلر کے الگ ہو جائیں۔

دہلی حکم نامی۔ سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ کوہیما کے علاقہ میں دشمن کی کئی مضبوط چوکیوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی گئی۔ انیسوں کے محاذ پر دشمن نے ہماری آگے بڑھتی ہوئی فوجوں کا سخت مقابلہ کیا۔ آخر دل سے محاذ پر دشمن کو خاص طور پر فغانی

نقصان پہنچایا گیا۔ بسن پور کے محاذ پر دشمن کے جوابی حملوں کا مؤثر جواب دیا گیا۔ اور سڑک کے ایک روکاوٹ ڈھک کر گئی۔ کلاڈان میں دشمن کی بعض چوکیوں پر قبضہ کر لیا گیا۔ کلیوا میں دشمن کے رسد کے ذخائر پر بڑی سخت بم باری کی گئی۔ مانڈلے کے شمال کی طرف بھی کامیاب ہوائی حملے کئے گئے۔

بکلی حکم نامی۔ سرکاری اعلان منظر ہے۔ کہ ڈاکٹری۔ سی رائے نے آج صبح گاندھی جی کا معائنہ کیا۔ کل ڈاکٹر گزدر اسی غرض کے لئے پونا آ رہے ہیں۔

سیالکوٹ حکم نامی۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے وزیر اعظم پنجاب کے بیان پر نکتہ چینی کی۔ آپ نے کہا۔ ملک خضر حیات نے جو بیان دیا ہے۔ وہ بالکل غیر متعلق ہے۔ یہ غلط ہے کہ سکندر جناح پبلک کی رو سے یہ معاہدہ کیا گیا تھا۔ کہ پنجاب کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔ آپ نے ملک خضر حیات کے رویہ کو بچپن پر محمول کیا اور کہا۔ میں اس وقت یونینٹ نام کا بالکل خاتمہ کر دینا چاہتا ہوں۔ اور اس کے بعد اس کا جنازہ اٹھتے بھی دیکھنا چاہتا ہوں۔ میں اس وقت تک اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ مسلمان متحد نہ ہو جائیں۔ مسلم لیگ جنگی مساعی میں حکومت کو پریشان نہیں کرنا چاہتی۔ یہ سراسر حوٹ ہے کہ مسلم لیگ جنگی مساعی میں روٹا اٹھا کر سرسنگی پھیلانا چاہتی ہے۔

بکلی حکم نامی۔ جاپانیوں کی پندھوں فوج کے کانڈر نے کچھ عرصہ پیشتر اپنی فوج کے نام ایک حکم جاری کیا تھا۔ جو اب اتحادی فوج کے ماتھے لگایا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جاپانی فوج اب ایک ایسے مقام پر پہنچ گئی ہے۔ کہ اسے کوئی شکست نہیں دے سکتا۔ وہ دن قریب ہے۔ جب جاپان اس امر کا دعویٰ کر سکے گا۔ کہ اسے ہندوستان میں مکمل فتح حاصل ہوئی ہے۔ بیروت حکم نامی۔ کل اطلاع ملی تھی کہ

ایوان پارلیمنٹ کے سامنے گولی چلنے کا حادثہ پیش آیا۔ اس میں ۵ اشخاص ہلاک اور ۲۰ مجروح ہوئے۔ لبنان کی فوجوں نے صورت حالات پر قابو پایا ہے۔ نساد بیا کرنے والوں میں سے ۷۰ کے زیادہ آدمی گرفتار کر لئے گئے۔

سیالکوٹ حکم نامی۔ سردار شوکت حیات نے اپنی تقریر میں کہا۔ میں مسلم لیگ کا معمولی سپاہی ہوں۔ اور مسلمانوں کے لئے سر قربانی کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اب وزارت سے آزاد ہو گیا ہوں۔ اور اپنے آپ کو قائد اعظم اور مسلم قوم کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ میرا مستقبل کے متعلق قائد اعظم اور قوم خود فیصلہ کرے گی۔

قاہرہ حکم نامی۔ عرب نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ انڈین نیشنل ڈیفنس کونسل کے چنڈا ایک ممبر تیس دن کا دورہ کر کے بعد مشرق وسطیٰ پہنچ گئے ہیں۔ پرنس احمد شاہ ایم۔ ایل۔ اے (دی۔ پی) اس وفد کی قیادت کر رہے ہیں۔ وفد قاہرہ سے عازم بیت المقدس ہو گیا ہے۔ جہاں سے وہ شام۔ عراق اور ایران جائے گا۔

کلکتہ حکم نامی۔ سر ایڈرڈ نیٹھال دار ٹرانسپورٹ ممبر نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان میں ریلوے انجن بنانے کی پوری کوشش کی جائے گی۔ اگرچہ اس وقت باہر سے انجن منگائے جا رہے ہیں۔ لیکن جنگ کے بعد اس کا اثر حکومت کی صنعتی سکیم پر نہیں پڑے گا۔

قاہرہ حکم نامی۔ جہاں جیکور تھلہ اپنی ریاست کی فوج کو دیکھنے کے لئے ٹول ایٹھ پہنچ گئے ہیں۔

دہلی حکم نامی۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ کوہیما کے اندر کی برطانی فوج نے اپنے مورچوں کو آگے بڑھا لیا ہے۔ جاپانی فوج کے خوف کی وجہ سے جاپانی کمانڈر اپنے دستوں کو شہر کے اندر اکٹھا کر لیا ہے۔ دیا پور روڈ کے پاس اتحادی فوج آخری حملے کے لئے صفیں سنجال رہی ہیں۔ اس علاقہ میں ایک ایسے گاؤں پر جہاں ادا

قبضہ ہو چکا ہے کہ جاپانیوں کیلئے ویجے ہٹنے کا راستہ کٹ گیا۔ اگھول کے محاذ پر سولہویں ہندوستانی فوج نے دشمن کو بہت سا جانی نقصان پہنچایا۔ شمالی برما کے محاذ پر بہادری دکھانے کی وجہ سے سات چینی سپاہیوں کو صدر روز ویٹ کی طرف سے تمغے عطا کئے گئے ہیں۔

قاہرہ حکم نامی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ برطانی سپاہیوں کے ایک دستہ نے کریٹ کے جزیرہ پر چھاپہ مارا۔ اور وہاں کے جرمن کمانڈر کو گرفتار کر لیا۔ یہ جزیریل پہلے روس میں ایک فوج کی کمانڈ کرتا تھا۔ یہ چھاپہ مقامی لوگوں کی مدد کے بغیر مارا گیا تھا۔

لندن حکم نامی۔ امارت بحرہ کے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ پچھلے دنوں برطانی آب دوزوں نے بحیرہ روم اور بحیرہ اریجین میں ۲۲ جرمن جہاز ڈبوئے اور سات کو نقصان پہنچایا۔ ان میں سے زیادہ تر پٹرول لے جا رہے تھے۔

لندن حکم نامی۔ برسوں رات روسی بمباروں نے پولینڈ میں دارا سے ۱۵ میل مشرق میں ایک بہت بڑے ریکو جنکشن پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ سترہ مقامات پر آگ بھڑک اٹھی اور بڑے زور کے دھماکے ہوئے۔ میدانی لڑائی کا زور روس میں مدھم پڑا ہوا ہے۔ وسطی محاذ پر بڑے زور کی لڑائی جلد شروع ہونے کا امکان ہے۔

لندن حکم نامی۔ نوآبادیات کے بڑے وزراء کی جو کانفرنس یہاں ہو رہی ہے اس کا مقصد جہاں دشمنوں کے خلاف لڑائی کو کامیابی سے جلانے کے طریقوں پر غور کرنا ہے۔ وہاں یہ بھی ہے کہ نوآبادیات کے لوگوں کے تمدن و تعلیم کی ترقی کے ذرائع پر غور کیا جائے۔ ملک معظم اور ملک معظم کی طرف سے کل رات چار بڑے وزراء یعنی مسٹر میکزی سکگ۔ جنرل شمس۔ مسٹر کرنل اور مسٹر فریزر کو کھانے پر مدعو کیا۔ جہاں جیکور تھلہ اور سر فریزر نے ان میں اس میں مدعو کئے۔ دہلی حکم نامی۔ حکومت ہند کے مشورہ سے کوہیما گرنڈ نے اپنے سوبے کے لوگوں کو برادر کی اجازت دیدی ہے۔ گڑ پنجاب

دہلی حکم نامی۔ ایک سرکاری اعلان منظر ہے کہ کوہیما کے علاقہ میں دشمن کی کئی مضبوط چوکیوں کے خلاف کارروائی جاری رکھی گئی۔ انیسوں کے محاذ پر دشمن نے ہماری آگے بڑھتی ہوئی فوجوں کا سخت مقابلہ کیا۔ آخر دل سے محاذ پر دشمن کو خاص طور پر فغانی